## سوال

(369) ایلا کے بعد رجوع کا طریقہ کار

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر کوئی شخص حالت غصہ میں اپنی بیوی کو کہے کہ اگر ہم تم سے نزدیکی کریں، یعنی تم سے مجامعت کریں تو ہم تمھارے جنے ہوئے ہوں، یا اگر کہے کہ تم ہماری ماں ہو۔ ان دونوں صورتوں میں طلاق ہوگی یا نہیں اور کفارہ لازم ہوگا یا نہیں اور تا ادائے کفارہ مجامعت کر سکتا ہے یا نہیں؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح ہو کہ ان دونوں صورت میں طلاق واقع نہیں ہوگی، بلکہ صورت ایلا کی یہاں قائم ہوگی، اس لیے کہ اس شخص نے اس کلام سے اپنی بیوی سے جماع کو اپنے اوپر حرام کر لیا ہے، اسی کا نام شریعت میں ایلاء ہے اور اس کا حکم یہ ہے کہ اگر چار ماہ کے اندر قسم توڑ دے، یعنی وطی کر لے تو کفارہ قسم لازم ہوگا، جس کی تفصیل سورۃ مائدہ رکوع (12) میں ہے اور اگر چار ماہ تک اس قسم کو نہیں توڑا اور نہ طلاق دیا تو عورت بذریعہ حاکم مطالبہ کر سکتی ہے، پس حاکم جبراً رجوع کرائے گا یا طلاق دلائے گا۔

لِلَّذينَ يُؤلونَ مِن نِسائِهِم تَرَبُّصُ أَربَعَةِ أَشهُرٍ فَإِن فاءو فَإِنَّ اللَّهَ غَفورٌ رَحيمٌ ٢٢٦ وَإِن عَزَمُوا الطَّلاقَ فَإِنَّ اللَّهَ سَميعٌ عَليمٌ ٢٢٧ ... سورة البقرة

يـٰأَيُّهَا النَّبِىُّ لِمَ تُحَرِّمُ ما أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ تَبتَغى مَرضاتَ أَزو‌ٰجِكَ وَاللَّهُ غَفورٌ رَحيمٌ ١ قَد فَرَضَ اللَّهُ لَكُم تَحِلَّةَ أَيمـٰنِكُم ٢ ... سورة التحريم

"عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذا مضت اربعة اشهر یوقف حتی یطلق ولا یقع علیہ الطلاق حتی یطلق ویذکر ذلک عن عثمان و علی وابی الدرداء وعائشة واثنی عشر من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذکرہ البخاري في كتاب الطلاق"[1]

''عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب چار مہینے گزر جائیں تو اسے قاضی کے سامنے پیش کیا جائے گا، یہاں تک کہ وہ طلاق دے دے اور اس وقت تک طلاق واقع نہ ہوگی جب طلاق نہ دی جائے۔ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور بارہ دوسرے صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین سے یہی منقول ہے۔ اسے امام بخاری رحمة اللہ علیہ نے کتاب الطلاق میں ذکر کیا ہے۔''

---

[1]۔ صحیح بخاری رقم الحدیث (4985)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

**کتاب الطلاق والخلع، صفحہ:579**

محدث فتویٰ